U49201 13-12-09

Title - SADDUL FARAAR LAMHA JAREEN BAHAR MAROOF BA HIJRAT BANGAL

Creator - Zafar uddin.

Publisher - Laitho Art Press (Patna).

Date - N.A.

Pages - 33

Subjects - Fasadaat ; Siyasiyaat - Fasadaat.

الحمد للہ

رسالہ ہدایت قبالہ موضح حق صواب دافع شک و ارتیاب

مسمّی

سدّ الفرار

لمہاجری بہار

معروف بہ

ہجرت بنگال

تصنیف لطیف حضرت ملک العلماء فاضل بہار مولانا مولوی ظفر الدین صاحب
رضوی بہاری ... مدرس مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ

مطبوعہ لیتھو آرٹ پریس ... پور باکی پور پٹنہ

...ل ۱۰۰۰ ربیع الاول شریف قیمت ۲/

فہرست تصنیفات حضرت ملک العلماء فاضل بہاری دام ظلہ

سنہ تصنیف			
۱۳۲۲	۱ ظفر الدین الجید	۱۳۳۳	۱۹ القول الاظہر فی الاذان بین یدی المنبر
〃	۲ الحسام المسلول علی منکر علم الرسول	۱۳۳۴	۲۰ گنجینۂ مناظرہ
۱۳۲۴	۳ مواہب ارواح القدس لکشف حکم العرس	۱۳۳۴	۲۱ کشف الستور عن مناظرۃ رامپور
〃	۴ تبیین الہدی فی نفی امکان مثل المصطفی	۱۳۳۵	۲۲ موذن الاوقات
۱۳۲۵	۵ التعلیق الضروری علی القدوری	〃	۲۳ الاسلام لمیقات الصلاۃ والصیام
〃	۶ اعلام الساجد بصرف جلوۃ التحیۃ الی المساجد	〃	۲۴ شافیہ
۱۳۲۶	۷ بسط الراحۃ فی الحظر والاباحۃ	〃	۲۵ وافیہ
〃	۸ فیض الرضوی فی تکمیل الحموی	〃	۲۶ تقریب
〃	۹ شکست سفاہت	〃	۲۷ تہذیب
۱۳۲۷	۱۰ الجمل المعدد لتصنیفات المجدد	۱۳۳۶	۲۸ القصر المبنی علی بناء المبنی
۱۳۲۸	۱۱ رجم الکفرۃ علی الکلاب الممطرہ	〃	۲۹ تحفۃ الاحباب فی فتح الکوۃ والباب
۱۳۲۹	۱۲ النبراس لدفع ظلام المنہاس	〃	۳۰ نظم المبانی فی حروف المعانی
۱۳۳۰	۱۳ توضیح التوقیت	۱۳۳۷	۳۱ تحفۃ الاخیار فی احوال الاخیار
۱۳۳۱	۱۴ التعلیق المغنی عن شرح المغنی	〃	۳۲ الاکسیر فی علم التکسیر
۱۳۳۲	۱۵ رفع الخلاف من بین الاصناف	۱۳۳۸	۳۳ سرور المحزون فی الصبر عن نوائب العیون
۱۳۳۳	۱۶ نزول السکینۃ باسانید الاجازات المتینۃ	۱۳۳۹	۳۴ ہادی الہداۃ لترک الموالات
۱۳۳۳	۱۷ خیر السلوک فی نسب السلوک	〃	۳۵ الاصلاح لاغلاط الایضاح
〃	۱۸ جواہر البیان فی ترجمۃ الخیرات الحسان	۱۳۴۰	۳۶ سلم الافلاک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلم سلما

اواخر اکتوبر اور اوائل نومبر میں بہار کے ہندوؤں نے کانگریسی وزارت کے بھروسہ پر مسلمانوں کے ساتھ جس بربریت، بہیمیت، درندگی کا ثبوت دیا۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اس کا عشر عشیر کیا ہزارواں، لاکھواں حصہ دیکھنا تو کجا سننے میں بھی نہ آیا ہوگا۔ تاریخ عالم اس قسم کے واقعات سے خالی ہے۔ دنیا میں دشمنی کرنیوالوں کے ساتھ دشمنی کیجاتی ہے قتل کرنیوالوں کو قتل کیا جاتا ہے۔ نقصان پہنچانیوالوں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے لیکن بے وجہ بیٹھے بٹھائے ناکردہ گناہوں پر مصیبت کا پہاڑ توڑنا دین دیانت والے تو کجا کسی شعور والے کا بھی کام نہیں۔ کہ ناکردہ گناہوں پر دو چار نہیں دس بیس نہیں سو پچاس نہیں ہزار دو ہزار نہیں، دس دس ہزار بیس بیس ہزار کا مجمع آپہنچے اور قتل و غارت لوٹ مار اندھا دھند مچانا شروع کر دے۔ جسمیں نہ بوڑھوں کی تمیز ہو نہ عورتوں کی نہ بچوں کی نہ دودھ پیتوں کی نہ معذوروں کی نہ معصوموں کی۔ حتیٰ کہ حاملہ عورتوں کا پیٹ چاک کرکے ہونیوالے بچوں کو دنیا میں آنے سے پہلے ہی موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے۔ فرعون نے بھی بچوں کو دنیا میں آنے کے بعد قتل کیا تھا یہ قتل فرعون کا بھی ریکارڈ توڑتا ہوا۔ اور یہ سب باتیں اُس جماعت کے افراد کی منظم سازش سے ظہور پذیر ہوں جسکے بڑے لیڈر اہنسا اہنسا کی رات دن رٹ لگایا کرتے ہوں۔ جو جماعت سارے ہندوستان کی بہبود و فلاح کی مدعی ہو جو ہندو مسلمان دونوں

نمایندگی کی دعویدار ہو اُس کے افراد اپنے پڑوسی کی خدمت میں ہونے والی آزادی کا پہلا ہدیہ و تحفہ قتل و غارت لوٹ مار آتش زدگی گردن زدنی پیش کریں۔ ع

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو!

پھر لطف یہ کہ یہ سانحہ فاجعہ و حادثہ ہائلہ ایسے وقت کیا جاتا ہے جب بڑے بڑے لیڈر انگریزوں کو زبان سے کہتے ہیں کہ ہم میں سلطنت سنبھالنے کی صلاحیت ہو گئی ہے۔ آپ ہندوستان کے حکومت کی باگ ہمارے حوالہ کر کے اپنے وطن کی راہ لیجیے وہ بطور آزمائش عارضی حکومت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مستقل حکومت کا دستور و قانون بنائیے۔ تاکہ آپکی قانون سازی کی صلاحیت بھی معلوم ہو اور یہ بھی دیکھیں کہ کس درجہ آپ میں رواداری اور مل جل کر حکومت کرنے اور دوسرے کے حقوق کی حفاظت و حمایت کی اہلیت و صلاحیت ہے۔ لیکن زبانی اہلیت کی دعوے کے ساتھ اپنے اعمال افعال ہاتھ پاؤں سے اسکے برعکس ثابت کیا اور زبان حال سے بانگ دہل اعلان کر دیا کہ ہم میں ہرگز ہرگز اہلیت و صلاحیت نہیں کہ حکومت کیا وزارت بھی سنبھال سکیں اگر آپنے بیچ بیچ جانے کا ارادہ کر لیا ہے تو اس ارادہ کو بدل دیجیے بلکہ اگر بستر بھی باندھ لیا ہے تو اُسکو کھول ڈالیے اور نہایت اطمینان سے کم از کم ایک صدی اور مستقل رہنے کا قصد مصمم کر لیجیے۔ آپ کے منشاء کے خلاف جو احباب و مخلصین ہندوستان کو آزاد کر دینے کی آپ سے فرمائش کرتے ہوں اُن سے ان خونچکاں واقعات کو بیان کر دیجیے۔ سب لوگ اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہوں گے غرض اس واقعہ فاجعہ اور خاص کر ایسے وقت میں ہونے پر جس قدر اشک حسرت بہایا جائے بہت ہی کم ہے لیکن اس سے بہت زیادہ قلق آمیز اور خون کے آنسو رلانے والا یہ سماں ہے کہ اس حادثہ سے مسلمان ایسے حواس باختہ ہو گئے ہیں کہ آگے پیچھے اونچ نیچ نفع نقصان کے سوچ بچار کرنیکا دماغ ہی کھو بیٹھے۔ جیسے کچھ بستر باندھ رہا ہے یا لیکے

سبز ٹکٹ لے کر بنگال جا رہا ہے اور اگر پوچھیے تو اس بزدلانہ فعل کو شریعت کا رنگ دیکر ہجرت فرما رہے ہیں یہ ہجرت نہیں یہ بھگیلے آپ مہاجر نہیں کہلا سکتے آپ کا شمار بھگوڑوں میں ہے، یوں دل خوش کرنے کو جو چاہیں کہہ لیں۔

ہجرت کیوں کی جاتی ہے؟

جب مسلمانوں پر اسلامی زندگی تنگ ہو، شریعت پر عمل کرنے سے روکے جائیں شریعت کے خلاف کرنے پر مجبور کیے جائیں اس وقت دین کی حفاظت دین کے بچاؤ کے لیے ایسی جگہ جہاں احکام اسلام پر آزادی کے ساتھ عمل کر سکیں۔ ہجرت کا حکم ہے سیرت النبی جلد اول ہجرت کے بیان میں ہے" بہرحال قریش نے جور و ظلم کے عبرتناک کارنامے شروع کیے جب ٹھیک دوپہر ہو جاتی تو وہ غریب مسلمانوں کو پکڑتے عرب کی تیز دھوپ ریتلی زمین کو دوپہر کے وقت جلتا توا بنا دیتی ہے۔ وہ ان غریبوں کو اسی توے پر لٹاتے چھاتی پر بھاری پتھر رکھ دیتے کہ کروٹ بدلنے نہ پائیں بدن پر گرم بالو بچھاتے لوہے کو گرم کر کے اس سے داغتے پانی میں ڈبکیاں دیتے" اس کے بعد ہجرت حبش کے بیان میں ہے " جان نثاران اسلام ہر قسم کی تکلیف جھیل سکتے تھے اور ان کا پیمانہ صبر لبریز نہیں ہو سکتا تھا لیکن مکہ میں رہ کر فرائض اسلامی کا آزادی سے بجا لانا ممکن نہ تھا اس وقت تک حرم کعبہ میں کوئی شخص بلند آواز سے قرآن شریف نہ پڑھ سکتا تھا" غرض ایسی مصیبت اور دینی امور سے روکے جانے پر بعض صحابہ نے ہجرت کی۔ اے میرے بنگال کے مسافرو میرے بہاری بھائیو! کیا واقعی آپ لوگ دینی امور بجا لانا چاہتے ہیں مگر اس سے بجبر روکے جاتے ہیں اسکی وجہ سے آپ کو ایسی ایسی مصیبتیں و ایذائیں دی جا رہی ہیں جن کو ایک حد تک تو برداشت کیا اب برداشت سے باہر ہو گئیں اور فرائض و واجبات کا کیا ذکر سنن مستحبات نوافل ادا کرنے کے لیے آپ بے چین ہیں اور اسی شوق و ذوق میں بنگال جا رہے ہیں تو ضرور

بچائیے اللہ آپ کا محافظ و نگہبان ہو لیکن اگر یہ بات نہیں اور ہرگز نہیں آپ یہاں بھی دینی امور کے ادا میں آزاد ہیں اور وہاں مسلم لیگی وزارت ہے بھی اسلامی احکام کی بجاآوری پر مجبور نہ کئے جائیں گے بلکہ جس طرح یہاں ہیں اُسی طرح اسلامی شرعی احکام کے بے عملی پر آزاد رہیں گے۔ تو یہ ہجرت کا شاخسانہ کیا البتہ جیسا سننے میں آیا ہے کہ بعض بستیوں میں جہاں مسلمان ایک دو گھر ہیں اُن کو ہندو بنایا جا رہا ہے عورتوں کو ہندنیوں کی طرح گودنا گودانے اور مردوں کو ٹیک رکھنے پر مجبور کیا جا رہا ہے اور وہ لوگ مقاومت و مدافعت کی صلاحیت نہیں رکھتے ایسے لوگوں کو بلاشبہ ان بستیوں کو چھوڑ دینا جائز اور یہ ہجرت اسی نیت سے ضرور ہجرت شرعی ہوگی۔

ہجرت انبیاء کرام علیہم السلام

بعض لوگ اس موقع پر حضرات انبیاء کرام اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کو پیش کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ یہ ہمارا ابھگیڑ انبیاء کرام علیہم السلام کی ہجرت کا اتباع ہے۔ اس پر بھی آپ ٹھنڈے دل سے غور کریں اللہ تعالیٰ نے جن و انس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ؀ انہیں عقل دی کہ نفع نقصان اچھی بری مفید مضر چیزوں کو سمجھ سکیں لیکن یہ عقل خداوند عالم تک رسائی اور اسکے احکام کی معرفت کیلئے کافی نہیں اسی لئے اپنے رحم و کرم سے مخلوق کی رہبری و ہدایت کیلئے انبیاء کرام بھیجے وہ لوگ اعلیٰ خاندان کے افراد ہوتے ہیں بہترین چال چلن کے ہوتے ہیں نہایت ہی متقی اور بیش بہا احکام لیکر تشریف لاتے ہیں اُن پر خود بھی عمل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اُن پر چلنے کی ہدایت کرتے ہیں اُن کی ذاتی وجاہت صفائی خوبیاں احکام و تعلیم کی عمدگیاں یہ سب اس امر کی ضامن ہوتی ہیں کہ یہ بالکل سچے ہیں ان کی بات ماننے اور ان کی تعلیم پر عمل کرنے سے دین و دنیا کے فوائد و برکات حاصل ہوں گے چنانچہ پاک روحیں سعید طبیعتیں بے چون و چرا قبول کرلیتی اور اپنی عاقبت سنوارتی ہیں کچھ لوگ قرائن و شواہد کچھ گفت و شنید کے بعد قبول کرتے ہیں کچھ

لوگ اب بھی متردد ہوتے اور معجزات طلب کرتے ہیں معجزات دیکھتے ہی قبول کر لیتے ہیں
کچھ لوگ معجزات دیکھنے پر بھی نہیں مانتے بلکہ اِنْ ھٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ کہکر خاموش
ہو جاتے ہیں۔ کچھ بدبخت خاموشی پر بھی اکتفا نہیں کرتے بلکہ انبیائے کرام کو ایذا و تکلیف
دینی شروع کر دیتے ہیں اُن کو ستانے میں اپنے دل کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں اس وقت
غضب الٰہی جوش میں آتا ہے رب العزت بصفت انتقام تجلی فرماتا ہے ع اِذَا اَلْکَرِیْمُ تَجَلّٰی بِوَصْفِ
مُنْتَقِمٍ کا ظہور ہوتا ہے اور ان نافرمانوں کو قرار واقعی سزا دینا چاہتا ہے۔ انبیاء کرام علیہم
السلام کی شان تو بہت ارفع و اعلیٰ ہے کبھی کبھی حضرت عزت اپنے اولیا کو ستانیوالے سے
بھی انتقام لیتا ہے ایک بزرگ کا واقعہ مشہور ہے کہ وہ جا رہے تھے اسی سڑک پر ایک زن
بازاری بھی اپنے عاشق کے ساتھ عشوہ و ناز کرتی ہوئی جا رہی تھی اسکے دوپٹہ کا پلو زمین پر
لوٹتا جا رہا تھا غلطی سے اُن کا پاؤں اُس پر پڑ گیا اُسکے عاشق نے اُن بزرگ کو زور سے طمانچہ
لگایا اُسکے بعد جیسے ہی آگے بڑھا ٹھوکر کھائی گر پڑا اور دم نکل گیا یہ دیکھکر وہ عورت بہت
پریشان ہوئی اور اُن بزرگ کے قدموں پر گر پڑی کہ آپ نے اُس کو مارا ہے جلا دیجیے۔
انہوں نے بہت ہی معذرت کی لیکن اُس عورت نے نہ مانا اور اُن کے سر ہو گئی تب اُن
بزرگ نے کہا کہ تم جا رہی تھی میرا پاؤں غلطی سے تمہارے دوپٹے کے پلو پر پڑ گیا تمہارے
چاہنے والے سے برداشت نہ ہو سکا اور اس نے مجھکو طمانچہ مارا اسی طرح جب اس نے مجھ
بے قصور کو طمانچہ مارا میرا بھی ایک چاہنے والا ہے اُس سے یہ ظلم نہ دیکھا گیا اُس نے بدلہ
لیا نہ میں نے مارا ہے نہ میں جلا سکتا ہوں۔ جب ولی کے ستانیوالے کی ایسی سزا ہو سکتی ہے
جو لوگ نبی کو ستائیں گے اُن کا کیا حشر ہوگا آپ خود سمجھ سکتے ہیں اُس وقت انتقام الٰہی کا
ظہور ہوتا ہے اُن کو تباہ کرنا یا سزا دینا منظور ہوتا ہے اسی لئے انبیاء کرام کو حکم ہوتا ہے کہ تم
اپنے متبعین اور معتقدین کے ساتھ یہاں سے ہجرت کر جاؤ ان لوگوں پر عذاب نازل ہونیوالا
ہے چنانچہ انبیاء کرام اُسوقت اپنے متبعین کو لیکر اور نالائق قوم کو چھوڑ کر ہجرت کرتے ہیں تاکہ ان کا

خاتمہ ہو جاتا ہے یا سزا واقعی پاتی ہیں۔ حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے واقعہ میں مذکور ہے فَكَذَّبُوهُ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ۝ یعنی نوح علیہ السلام نے تبلیغ کی اور احکام الٰہی اُن کو پہنچایا تو اُن لوگوں نے اُن کو جھٹلایا تو ہم نے نوح کو اور جو اُن کے ساتھ کشتی میں تھے بچالیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اُن کو ڈبو دیا کیونکہ وہ اندھا گروہ تھا۔ سیدنا ہود علیہ السلام کے واقعہ میں ہے کہ انھوں نے اپنی قوم کو تبلیغ و ہدایت کی لیکن وہ لوگ نہ مانے بلکہ الٹا چیلنج دیا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وہ لوگ بولے کہ کیا آپ ہمارے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ ہم صرف ایک خدا کی پرستش کریں اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے اُن کو چھوڑ دیں تو جس عذاب سے آپ ڈراتے ہیں اُسے لائیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۝ تو ہم نے ہود کو اور جو لوگ اُن کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے بچالیا۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اُن کی جڑ کاٹ دی اور وہ بھی ایمان لانیوالے نہ تھے۔ سیدنا صالح علیہ السلام کے واقعہ میں ان کی تبلیغ اور قوم کی نافرمانی کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝ وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے صالح اور اس کے ساتھ کے ایمان والوں کو اپنی مہربانی سے بچالیا اور اُس دن کی رسوائی سے بیشک تمہارا رب قوی عزت والا ہے اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا تو اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے گویا وہاں بسے ہی نہ تھے۔ اسی طرح سیدنا لوط علیہ السلام کے واقعہ میں اُن کی تبلیغ اور قوم کی نافرمانی کا ذکر کرنیکے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ۝ وَأَمْطَرْنَا

عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ٥ تو ہم نے لوط اور اس کے گھر والوں
کو سب کو بچا لیا مگر ایک بوڑھیا پیچھے رہنے والوں میں رہ گئی۔ اسکے بعد ہم نے دوسرے
سب لوگوں کو ہلاک کر دیا اور ہم نے اُن پر برساؤ کیا تو کیا ہی بُرا برساؤ تھا۔ ان لوگوں
کا جو ہمارے عذاب سے ڈرائے گئے تھے حضرت شعیب علیہ السلام کے واقعہ میں قوم
کا اور اُن کا انجام ذکر کرکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا
فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ٥ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا۔ یعنی جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے شعیب
اور اُن کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی مہربانی سے بچا لیا اور ظالموں کو چنگھاڑ نے
آ لیا تو اپنے گھروں میں گھٹنے کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے
سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں ہے وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ
فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ٥ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ٥ فَاَتْبَعَهُمْ
فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ میرے
بندوں کو راتوں رات مصر سے نکال لے جا اور پھر سمندر میں اُن کے لئے سوکھا راستہ
بنا دے تجھے نہ تم کو فرعون کے پکڑنے کا ڈر ہوگا اور نہ سمندر میں ڈوب جانے کا خوف تو
فرعون جب پار اپنے لشکر سمیت ان کے پیچھے لگا پھر سمندر نے اُن کو ڈھانپ لیا۔
اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ لیجئے کہ جب کافروں کی ایذائیں اور تکلیفیں
حد کو پہنچیں اور اُلٹے ادھر سے مطالبہ ہوا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو عذاب الٰہی جسے
آپ ڈراتے ہیں اللہ تعالیٰ لے آئے یعنی ہم پر آسمان سے پتھر برسائیے وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ
اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ ٥ وَمَا كَانَ
اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے محبوب جب تک
تم ان میں تشریف فرما ہو تو اللہ ان کو عذاب نہ فرمائے گا۔ جب بدر کے دن ان پر

عذاب الٰہی آنیوالا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم ہوا حضور نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہجرت کیا۔ ابوجہل وغیرہ کفار نے سمجھا تھا کہ بدر کی لڑائی پر اُن کیلئے باعث کامیابی ہوگی مسلمانوں کا استیصال جاتا تھا لیکن ہوا یہ کہ صرف ۱۴ مسلمان شہید ہوئے۔ اور انکے مقابل دس گنا کفار قتل ہوئے۔ اور قید کئے گئے ان کی قوت و شوکت ٹوٹ گئی سمجھے تھے کہ مسلمانوں کا خاتمہ کردیں گے مگر گویا انہیں کا خاتمہ ہوگیا جس طرح فرعون اور فرعونیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو گرفتار کرنے گئے تھے لیکن قسمت ان کو موت کے منہ میں گرفتار کرنے کے لئے لیجا رہی تھی ان سب واقعات انبیاء کرام علیہم السلام کے پیش کرکے اپنے بنگال جانے والے بھائیوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ حضرات نے فرائض تبلیغ اپنے حد امکان بھر ادا کردیا لیکن کفار نے نہ مانا بلکہ آپکے ایذادہی کے درپے ہوگئے آپکو خداوند عالم کی طرف سے الہام ہوگیا ہے کہ ہم ان نالائقوں پر عذاب نازل کرنے والے ہیں تم یہاں سے بنگال چلے جاؤ تو ہم ان سب کا خاتمہ کردیں گے اور جب تک تمہارا قدم ان میں موجود ہے ان کی نالائقی اور نافرمانیوں پر بھی عذاب نہ ہوگا اور اسی وجہ سے آپلوگ ہجرت کررہے ہیں تو بیشک آپ جیسی مقدس ہستیوں کو جلد سے جلد ہجرت کرنا چاہیے۔ تاکہ ان ظالموں پر عذاب الٰہی نازل ہو اور ہم اپنی آنکھوں سے ان ظالموں کو کیفر کردار پاتے ہوئے دیکھ لیں۔ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے اپنے دشمنوں کا ڈوبنا خود اپنے آنکھوں دیکھ لیا۔ اسی طرح ہم بھی ان ظالموں کی بلا کی تباہی و بربادی اپنی آنکھوں دیکھ لیں۔ اور اگر یہ بات نہیں پھر انبیاء کرام علیہم السلام کی ہجرت کا ذکر اس موقع پر کس قدر بے محل ہے۔

ہجرت کا ثواب بنگال کی طرف کھینچ رہا ہے

اگر ہجرت کا فور ثواب کشاں کشاں آپ کو بنگال لے جارہا ہے اور ثواب کیلئے

آپ بے چین ہیں تو میں آپ کی خدمت میں ایک حدیث شریف پڑھتا ہوں۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ وَرَسُوْلُهٗ یعنی مسلمان وہ شخص ہے کہ دوسرے مسلمان اُسکی زبان اور ہاتھ سے سلامت رہیں یعنی کسی کو نہ اپنی زبان سے ایذا پہنچائے اور نہ ہاتھ سے کسی کو ستائے اور مہاجر وہ شخص ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جس سے اللہ و رسول نے منع فرمایا جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ دیکھئے شریعت مطہرہ کیسی آسان ہے دین کتنا سہل ہے نہ آپکو بستر باندھنے کی حاجت نہ مسلم لیگ سے سرٹکٹ لینے کی ضرورت۔ نہ رفیوجی بننے کی مصیبت نہ ریل کی دھکے کھانیکی آفت۔ نہ وہاں مصیبت زدہ بن کر دوسرے کے کھانے پر پڑنیکی زحمت اپنے گھر میں عزیز اقارب ٹولے محلے دوست احباب کے ساتھ جیسے رہتے سہتے آئے ہیں رہیے۔ صرف اس کا التزام کر لیجئے کہ اپنے زبان اور ہاتھ سے کسیکو دُکھ نہ پہنچایئے اور نہ کبھی کوئی بات خلاف شرع کیجئے حتےّ الامکان سب اوامر بجالایئے سب منہیات سے بچتے رہیے۔

بحکم حدیث آپ مہاجر ہیں آپکو مہاجر کا ثواب ملے گا اور اگر آپ نے گھر بار چھوڑ عزیز اقارب سے منہ موڑ کر بنگال یا سندھ یا اور کسی جگہ جانیکی زحمت بھی گوارا کی لیکن اسلامی اخلاقی حالت درست نہیں کیا تو اس سے کیا فائدہ ہرگز ثواب کے مستحق نہیں۔

بخاری شریف میں ہجرت کی حدیث

بعض بھائیوں کا خیال ہے کہ بخاری شریف میں ہجرت کی حدیث موجود ہے پھر ایسی حدیث کے ہوتے ہوئے کیوں نہ ہجرت کی جائے۔ یہ خیال اُن کا ہرگز صحیح نہیں بخاری شریف کی پوری حدیث یہ ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ یعنی اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کیلئے وہی ہے جو اس نے نیت کی تو جسکا

ہجرت اللہ و رسول کی طرف ہو تو اسکی ہجرت اللہ و رسول کی طرف مقبول ہے اور
جسکی ہجرت دنیا کی طرف ہو کہ اُسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف ہو کہ اُس
سے شادی کرے تو اسکی ہجرت دنیا یا عورت کی لئے ہوگی۔ اس حدیث کو پیش نظر رکھ کر
ہجرت کرنے والوں کو چاہیئے کہ جانے کے قبل خداوند عالم کو حاضر و ناظر جانکر غور کرلیں۔
اس حدیث شریف کے چار ٹکڑے ہیں۔ پہلا ٹکڑا یہ ایک عام بات ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت
پر ہے ایک ہی قسم کا کام دو شخص کرتے ہیں لیکن دونوں کی نیت الگ الگ ہے تو ہر ایک کو
اسکے نیت کے مطابق جزا و سزا ملیگی۔ دوسرا ٹکڑا یہ ہے کہ ہر آدمی کیلئے وہی ہوگا جو اس نے نیت
کی یعنی ہر شخص کو اسکی نیت کا پھل ملیگا۔ اسکو اس طرح خیال کیجیے کہ ایک شخص کسی کو چھری
بھونک دے یقیناً وہ پکڑا جائیگا مارا جائیگا اس پر مقدمہ چلیگا قصور ثابت ہوگا تو سزا
پائیگا اور ایک ڈاکٹر کسی کو نشتر لگائے خون پیپ اس کا نکالے تمام مواد صاف کرکے وہ تکلیف
دور کرے مرہم پٹی کرے وہ شکریہ کا مستحق فیس کا مستوجب ہے اسکی گاڑی کا بھی کرایہ دیا جائیگا
فیس کے روپئے ملیں گے دوسرے دن آنیکے لئے آج ہی سے دعوت دیدی جائیگی کہ کل آکر
انکو دیکھ لیجئیگا چھری دونوں نے ماری دونوں نے خون بہایا ایک مقدمہ و سزا کا مستحق ٹھہرا
دوسرا شکریہ و فیس کا وجہ اسکی وہی ہے کہ دونوں کی نیت دو ہے ایک کی غرض فساد ہے
اور دوسرے کی اصلاح تیسرا ٹکڑا یہ ہے جسکی ہجرت اللہ و رسول کی طرف ہو تو ——
—— تو اسکی ہجرت اللہ و رسول کے واسطے شمار کیجائیگی۔ اب اسی جگہ غور
کرنا ہے کہ کیا آپ کی یہ ہجرت اللہ و رسول کی طرف اسکے دین کو بلند کرنیکے لئے اسکی شریعت
پر عمل کرنیکی غرض سے ہے کہ آپ کو فرائض واجبات سنن نوافل وغیرہ دینی امور میں رکاوٹ
ہوتی ہے۔ اسی لئے آپ ہجرت کررہے ہیں تاکہ ترکال یا سندھ جاکر نہایت اطمینان سے فرائض
واجبات سنن مستحبات ادا کرکے جنید و شبلی کی یاد تازہ کریں گے تو ضرور ہجرت کیجئے یا حصول
دنیا کیلئے یا کسی عورت کی خاطر ہے یا موت کے ڈر سے ہے کہ شیطان یہ وسوسہ دل میں ڈال رہا ہے

کہ یہاں رہیں گے تو مر جائیں گے۔ بنگال جائیں گے تو زندہ رہیں گے۔ تو ان کے بارے میں جیسی نیت ہوگی ویسا ہی پھل ملیگا۔ یقین ہو کہ جانیوالے حضرات ان تینوں قسموں میں منقسم ہوں۔ بعضوں کا خیال ہو کہ یہاں رہ کر گرانی کے زمانہ میں کنٹرول کے بکھیڑے میں کون اپنی زندگی تلخ کرے کیمپوں میں پکا پکایا کھانا ملتا ملتا ہی ہے دوسرے تمام اخراجات ملتے ہیں وہاں چلکر آرام سے ڈٹ کر خوب کھاؤ پیو بے فکری کی زندگی بسر کرو اور اگر خوش قسمت سے کسی کام پر لگا لیے گئے۔ پھر کیا کہنا پانچوں گھی میں ہیں پورا اختیار ہوگا جس طرح چاہینگے مزا اڑائیں گے تو یہ ہجرت الی الدنیا یصیبہا ہوگی اور کچھ لوگ اس خیال سے بھی ہجرت کرتے ہیں کہ بہت سی عورتیں ایسی ہیں جن کے شوہر اس ہنگامہ خونریزی میں شہید ہوئے ہیں ان سے شادی کر لی چاہیے اور اسکے لیے مواقع کی تلاش میں ہیں چنانچہ جس زمانہ میں یہ ہنگامہ ہوا اور رفیوجی لوگ پٹنہ میں پناہ گزیں تھے۔ ایک صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ فلاں بستی کے لوگ شہید ہوئے ہیں ان کی عورتیں یہاں کیمپ میں ہیں۔ ایک عورت بہت خوبصورت ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سے شادی کر لوں اور وہ بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے میں نے کہا کہ آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔ قرآن شریف میں موت کی عدت چار مہینے دس دن منصوص ہے۔ ابھی دس دن بھی نہیں ہوئے آپ اس قسم کا خیال قائم کرتے ہیں بولے وہ خود چاہتی ہے۔ میں نے کہا آپ مرد ہو کر جب مسئلہ سے اس قدر ناواقف ہیں تو وہ عورت ذات اور اس وقت بے پناہ ہے اسکے خلاف شرع بات کب قابل خیال ہے اور یہ کسی جاہل جٹ اجڈ گنوار کی بات نہیں بلکہ ایسے شخص کی ہے جس کا شمار پڑھے لکھے لوگوں میں کیا جاتا ہے۔ پھر جہاں رفیوجی کی بہتات مصیبت زدہ عورتوں بیواؤں کی کثرت ہو نہ پردہ کا اہتمام نہ اس کا امکان۔ وہاں عوام کے رجحانات کا کون اندازہ کر سکتا ہے کہ ان جانیوالوں میں کتنے اَوِامْرَأَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا کے مصداق ہیں۔ لیکن باوجود کثرت ہونے کے بھی نسبتاً ان دونوں قسموں کے مہاجرین کی تعداد تھوڑی ہوگی سب سے بڑی تعداد مہاجرین کی فرار من الموت والوں

کی ہے جنہوں نے خیال کرلیا ہے کہ بہار میں رہیں گے تو مرجائیں گے۔ بنگال یا سندھ چلے جائینگے تو موت سے محفوظ رہیں گے۔ ایسے لوگوں کو اسلامی عقیدہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ

تم جہاں کہیں ہو تمہیں موت پالیگی۔ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ اگر تم مضبوط قلعہ میں ہو وہاں بھی موت سے رستگاری نہیں ہے۔ اِذَا الْمَنِیَّةُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَهَا اَلْفَیْتَ کُلَّ تَمِیْمَةٍ لَا تَنْفَعُ۔ جب موت اپنا چنگل گڑا لیتی ہو تو اس وقت کوئی تدبیر مفید ونافع نہیں ہوتی ؎ موت سے کس کو رستگاری ہے ✽ آج وہ کل تمہاری باری ہے۔ یہ تو ہے نہیں کہ موت کیلئے صوبہ بہار ہی ہے بنگال سندھ تک موت کی رسائی نہیں۔

حضرت عزت حق سبحانہ وتعالیٰ موت کا جو وقت مقرر کیا ہے اسی وقت موت پہنچیگی نہ ایک منٹ پہلے آئیگی نہ ایک منٹ تاخیر ممکن ہے۔ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ۔ رباعی:—

دو روز سفر کردن از دنیا روا نیست ✽ روزے کہ قضا باشد و روزیکہ قضا نیست
روزیکہ قضا باشد کوشش چہ کند سود ✽ روزے کہ قضا نیست در وے مرگ روا نیست

جہاں موت کا وقت لکھا ہے وہیں پہنچکر موت گردن دبا لیگی۔ لَنْ یَّنْفَعَکُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ۔ موت سے بھاگنا اصلاً مفید نہ ہوگا ؎ دو چیز آدمی را کشد زور بزور یکے آب و دانہ دگر خاک گور۔ ایسے واقعات سے تاریخ کی کتابیں بھری ہوئی ہیں اور خود آپ لوگوں کے آنکھوں کا مشاہدہ ہے کہ انسان کہیں رہتا ہے لیکن جہاں کی موت ہے کسی نہ کسی بہانہ وہاں پہنچا اور وہیں موت کا شکار ہوا۔ پھر جو ذریعہ موت کا مقرر ہے اسی ذریعہ مریگا اس سے تخلف ناممکن اسی لئے عقائد کی کتابوں میں لکھتے ہیں وَالْمَقْتُوْلُ مَیِّتٌ بِاَجَلِهٖ مقتول شخص اپنے اجل مقرر ہی پر مرتا ہے یہ نہیں کہ دشمنوں کافروں نے مار ڈالا ورنہ ابھی دو چار دس بیس برس اور جیتا دو چار برس تو درکنار ایک دن ایک منٹ بھی بچ سکتا تھا۔

تقدیر میں اسی وقت اور اسی ذریعہ اور اسی جگہ موت لکھی تھی تین باتوں میں سے کسی ایک میں بھی تخلف ممکن نہ تھا اسی بہار کے حادثہ فاجعہ واقعہ ہائلہ کو دیکھئے کتنے آدمی دوسری جگہ رہتے تھے مگر کسی ضرورت سے اس بستی میں گئے موت آئی اور ان کا خاتمہ کردیا اور بہتیرے لوگ جن کی موت نہ تھی کسی نہ کسی وجہ سے وہاں سے نکل آئے یا انہیں درندوں میں کسی کو رحم آگیا یا اپنے جانتے ان کو ختم کردیا مگر موت نہ تھی وہ بچ گیا ان آیتوں کو جھٹلا کر عقائد اسلامیہ کو ٹھکرا کر موت کے ڈر سے بھاگنا مسلمان کا کام نہیں

یہ خیال خام اور محض خوف وہراس ہے

بہتیرے لوگوں کا خیال ہے کہ ہندوستان میں قتل وخون ہوگا اور ضرور ہوکر رہے گا۔ اور اس میں صوبہ بہار کے مسلمان بہت بری طرح پسیں گے یہ محض خیال خام ہے اس کا منشاء فقط خوف وہراس ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ اس پیشین گوئی کا سرچشمہ کیا ہے۔ کیا قرآن شریف میں اسکی خبر ہے یا حدیث شریف میں اس پر روشنی ڈالی گئی ہے یا آپکو علم غیب ہے کہ ہونیوالی بات کو جان لیا یا آپ ایسے روشن ضمیر ہیں کہ کشف والہام سے معلوم کرلیا یا آپ نجومی رمال جفار ہیں کہ ان فنون کے ذریعہ پتا چلا لیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایک ہندو آپس میں بول رہا تھا مجھکو دیکھا تو چپ ہوگیا حالانکہ یہ بات نہیں کہ دل کی بات بول رہا تھا جب ایک مسلمان کو آتا دیکھا چپ ہو رہا بلکہ مسلمان کو دیکھ کر اس نے بولنا شروع کیا۔ تاکہ یہ سنکر گھبرا جائیں۔ اور دوسرے مسلمانوں تک بھی اس خبر کو پہنچا کر ان کو پریشانی میں ڈالیں۔ میرے ایک دوست نے مجھ سے ذکر کیا کہ ہندو نیچے تیار ہیں۔ کہ بیان سے باہر ہے ایک دن میں چلا رہا تھا ایک پاسی کی دکان کے قریب سے میرا گذر ہوا تو ایک شخص اس سے کہنے لگا کہ آپ کی چیز تیار ہے اس نے پوچھا کون چیز اس نے کہا تلوار جب مجھکو دیکھا تو بالکل چپ ہوگیا میں نے کہا کہ یہ بات محض آپ کے خوف زدہ ہونے کی وجہ سے ہے جو آپ نے ایسا سمجھا اور اسکو ہندوؤں کی تیاری پر محمول کیا اس نے آپکو دیکھکر آپکے دل میں خوف وہراس پیدا کرنے کیلئے یہ گڑھا اس پاسی نے

ہرگز اس نے تلوار بننے کو نہیں دیا نہ اسکو اسکی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ کہنے والا لوہار ہے تو اگر واقعی اس نے تلوار بنانے کو دیا ہو تو تلوار اتنا سنتے ہی کہ آپ کی چیز تیار ہے سمجھ جاتا ہرگز نہ پوچھتا کہ کیا۔ اس لئے کہ لوہار سے دیتے ہیں تو بنانیکی تو فرمائش کیا نہ ہو گا نہ کبھی تیار کرنیکو کہا ہو گا پھر اس پوچھنے کے کیا معنی کہ کیا چیز اور اس کا کہنا تلوار یہ بھی بالکل بے معنی بات ہے۔ اس لئے کہ عامی کے پاس جنگلی ہتھیار ہے وہ لوگ تا بڑ مجبور رکھتے ہیں جان لینے میں کسی طرح تلوار سے کم نہیں تو جو ہتھیار انکے پاس ہے جسکے استعمال کرنیکا طریقہ معلوم ہے اسکو چھوڑ کر تلوار کی فرمائش کرنی جسکے پکڑنے کا بھی کبھی اسکو اتفاق نہیں ہوا ہو گا اور چلانا اور اس سے کام لینا تو کجا اور قیمت بھی زیادہ ہے بالکل بعید از عقل ہے صرف خوف وہراس پیدا کرنیکے لئے ایک شرارت ہے۔ اور اگر بالفرض یہی سہی کہ ایک ہندو نے ایسا کہا اور اس نے اپنا ارادہ بھی ظاہر کر دیا تو کیا ہوا کیا ضرور ہے کہ اسکی کہی ہوئی بات پوری کر رہے۔ اسوقت تمام ہندوؤں میں بڑا شخص پنڈت جواہر لال نہرو ہے انہوں نے لندن کی دعوت پر صاف انکار کیا کہ لندن نہیں جائینگے تمام اخبارات میں یہ بات چھپ گئی لیکن ہوا کیا گئے یا نہیں لندن اور وہاں سے واپسی پر گروپ کے مسئلہ کو فیڈرل کورٹ میں پیش کرنیکا کیسا زور شور باندھا آخر نہ پیش کرنا تھا نہ پیش ہوا۔ یہ قول محض بے بصیرا ہو کر رہ گیا۔ اور اسی طرح ایک دو نہیں سیکڑوں باتیں ہیں جب اتنے بڑے لیڈر کی بات کی یہ وقعت ہے تو ایک عامی کی بکواس کا کیا اثر۔

آپ کو کیسے معلوم کہ پھر فساد نہ ہو گا

بعض لوگ جب جھگڑے کی دلیل دینے سے قاصر ہوتے ہیں تو یہ سوال کرتے ہیں کہ آپکو کیسے معلوم کہ پھر فساد نہ ہو گا۔ گذارش یہ ہے کہ اس کا تو دعوی نہیں کیا جاتا ہے جو دلیل قائم کرنیکی ضرورت ہو۔ بھاگنے اور گھر چھوڑنیکی بے دلیل سبب کی ضرورت ہے گھر میں رہنے

کیلئے کسی دلیل کی کیا حاجت۔ علاوہ بریں فوجداری اور جنگ کا ایک اصول ہے جب
انسان اس کے لیے تیار ہو تو جب تک جنگ نہیں ہوتی ہے اسکے سر پر خون سوار رہتا ہے۔
اور جب جنگ ہو گئی اور حملہ آوروں نے فریق کا خون بہا لیا اُن کا دل ٹھنڈا ہو گیا
یا اُن کا خون بہایا گیا ہمت پست ہو گئی دل سرد ہو گیا۔ دونوں صورتوں میں آگے
جنگ کی ہمت نہیں ہوتی۔ تو ان دونوں صورتوں میں اگر ایک ہی کا وقوع ہوتا
جب بھی جنگ کی ہمت نہ پڑتی نہ کہ ایسی حالت میں کہ دونوں صورتیں پائی گئیں۔
حملہ آوروں نے مسلمانوں کا بھی بہت زیادہ خون بہایا بقول اخبار منادی دہلی۔
نواکھالی میں ایک ماشہ ہوا۔ لیڈروں ایڈیٹر دل نے اس کا سیر بھر بڑھا کر دکھایا اور
بہار میں اس کا پانچ سیر بڑھا لیا۔ نہیں بلکہ بہاریوں پر ظلم کیا لیکن جہاں جہاں
مقابلہ ہوا ان لوگوں کو بھی جنگ کا بھاؤ معلوم ہو گیا ہوگا کافی مارے گئے اگرچہ
مسلمانوں نے دس کا بیس ظاہر کیا۔ اور ہندو نے سو میں پچانوے کو چھپایا اس کے
علاوہ اگرچہ فائرنگ بہت دیر میں اور بعض ہی جگہ ہوئی لیکن اُس سے بھی کافی لوگ
مارے گئے اس میں شک نہیں کہ تعداد میں مسلمانوں کا نقصان بہت زیادہ ہوا۔
اور ہندو اس سے چوتھیا ان سے بھی کم مارے گئے مگر کیفیت میں ان کا نقصان بہت
زیادہ ہے۔ اس لیے کہ مسلمان شہدا میں بوڑھے جوان مرد عورتیں بچے دودھ پیتے
حتیٰ کہ حمل بھی شامل ہیں اور ہندو میں سب لڑنے والے ہٹے کٹے جوان مارے گئے
گویا ایک شخص کی بڑی گٹھڑی گم ہوئی جس میں اشرفی، روپے اٹھنی چونی دونی پیسے
جنس تھے اور دوسرے کی گٹھڑی کم ہوئی جو دیکھنے میں اس سے بہت چھوٹی تھی۔
مگر اس میں صرف اشرفیاں بھری تھیں اس لیے کہ بوڑھے بوڑھیاں عورتیں لڑکے
بچے دودھ پیتے جنین تو لڑنے لوٹنے نہ آئے تھے وہ سب تو چیدہ چیدہ جوان تھے۔ اس کے
ماسوا ہندوستان کے اطراف و جوانب سے ملک فیروز خاں اور عبدالرب نشتر وغیرہ

عبدالرب نشتر صاحب ۔ الحاج خواجہ ناظم الدین صاحب نوابزادہ لیاقت علیخاں صاحب نواب آف ممدوٹ صاحب مسٹر غضنفر علی صاحب ام کے میر صاحب وغیرہ وغیرہ کبرا و عظام کی خبر گیری کیلئے آنا اور پیہم آتے رہنا فسادزدہ علاقوں کا دورہ کرنا ان کے مظالم کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھنا حتیٰ کہ خان عبدالغفار خاں صاحب اور جمعیت العلماء کے ارکین کا دورہ کرنا اور رپورٹ دینا اور گورنر صاحب سے ملکر چشم دید حالات بیان کرنا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ خود حکومت کے اخبار کو بھی بار بار اعلان کرنا پڑا کہ ہندو بھائی اپنے ہمسایوں پر ظلم کر کے بہت ہی نادم اور شرمندہ ہیں پھر مسلم لیگ اور دوسری مقتدر جماعتوں کی طرف سے اس کا مطالبہ کہ مسلمانوں کی دوبارہ آبادی پاکستہ آبادی کر کے بسائی جائے اور ہزاروں کی تعداد میں ایک ایک جگہ رہنے سہنے کا انتظام کیا جائے جن بستیوں میں دو چار گھر مسلمانوں کے ہیں۔ وہاں کے لوگ بڑی آبادیوں میں سکونت پذیر ہوں یہ سب باتیں یقیناً اس امر کی ضمانت ہیں کہ اب فساد کی ہمت نہ پڑیگی اور پھر فساد نہ ہوگا اور اگر کہیں یہ بھوت پھر سوار ہوا تو اس کا خمیازہ پورے طور پر بھگتنا پڑے گا۔

عورتیں بہت گھبرا گئی ہیں!

بعض حضرات یہ عذر کرتے ہیں کہ ہندوؤں نے دیہات میں جو جو مظالم کئے ہیں اور خصوصاً عورتوں کو جس بری طرح بے دردی سے تکلیف و ایذا دی ہے اس کو سن سن کر عورتیں بہت گھبرا گئی ہیں اسلئے ہم ان کو کلکتہ یا آسنسول یا کسی کیمپ میں پہنچا دیتے ہیں۔ اسکے بعد بلوائیوں کا پورے طور پر مقابلہ کریں گے۔ گزارش یہ ہے کہ یہ مظالم اور واقعات کیا قرآن کی آیتیں یا حدیثیں تھیں جن کو سمجھانا اور عورتوں تک پہنچانا ضروری تھا اسلئے ان سب واقعات کو گھروں میں بیان کر کے آپ نے فرض تبلیغ ادا کیا گھروں میں ان سب باتوں کو بیان کرنیکی ضرورت ہی کیا تھی جس سے عورتوں میں

گھبراہٹ اور وحشت ہو بلکہ اگر دوسری غیر ذمہ دار عورتوں نے اُڑالی سیدھی آپ کے
گھروں میں بیان کیا تھا تو اُن کی اصلاح کی ضرورت تھی کہ یہ افواہی باتیں ہیں کیا یہ عورتیں
وہاں موجود تھیں جو چشم دید بیان کرتی ہیں نیز جب عورتیں یہاں نہوں گی تو آپ بلوائیوں کا پورے
طور سے مقابلہ کرینگے یا ہاتھ میں چھڑی لیکر ٹہلنے کے بہانے محلہ چھوڑ دینگے اور اسٹیشن پہنچ کر لکھنؤ
یا کلکتہ کا سفر اختیار کر لینگے ہمارے لئے واقعہ کربلا میں اسکے متعلق بھی سبق ہے۔ کیا امام حسین رضی اللہ عنہ
نے عورتوں کو مکہ مدینہ بھیج دیا تھا کوفہ جاتے وقت آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہاں جاکر خلافت و
سلطنت کا پہلو غالب تھا اسلئے عورتوں کو بھی ساتھ لے لیا تھا لیکن راستہ ہی میں امام
مسلم کی شہادت کی خبر معلوم ہوئی تھی اور وہاں کا نقشہ پیش نظر ہو چکا تھا۔ فرزدق شاعر
کا راستہ میں صاف صاف بیان دیا کہ اُن کے دل آپ کے ساتھ ہیں اور تلواریں بنی امیہ کے
ساتھ ہیں اور قضا آسمان سے اُتر رہی ہے میں یہ روانگی سے پہلے آپکی مخالفت میں اتنا
بڑا لشکر تیار دیکھا ہے کہ اسکے پہلے اتنا بڑا لشکر دیکھنے کا مجھے کبھی اتفاق نہوا اسوقت آپ
نے عورتوں کو کہیں نہیں کسی محفوظ جگہ پر پہنچوا دیا پھر جب حضرت حر سے ملاقات ہوئی
جب تو پورا موقع تھا کہ آپ مع احباب و اصحاب کے وہاں قیام پذیر ہوتے اور عورتوں کو
مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ پہنچوا دیتے اگر اسوقت بھی آپنے ایسا نہیں کیا تو وہ محرم الحرام کو مقابلہ سر
ہو گیا اور نتیجہ بھی حضور نے آنکھوں سے دیکھ لیا جو آپکی کشف و کرامت و رویائے صادقہ سے آپکو
معلوم ہوئی تھیں اُن کے علاوہ ظاہر میں نگاہ بھی ایسے جنگ کا انجام غور کرنے سے معلوم کر سکتی
ہے لیکن اسوقت بھی حضور نے عورتوں کو کہیں روانہ نہ فرمایا کیا ہماری عورتیں اُن شہزادیوں
سے زیادہ لائق احترام ہیں یا انکی جانیں اُن کی عزیز جانوں سے زیادہ پیاری ہیں یا معاذ اللہ
حضور سید الشہداء کو اپنے اہلبیت کی اتنی محبت اور پرواہ نہ تھی جس قدر ہم لوگوں کو ہے جب
ان باتوں میں کوئی بات نہیں تو عورتوں کو دوسری جگہ پہنچانے کی کیا ضرورت ہے ہاں جس کے
عزیز و اقربا کسی شہر میں ہوں وہاں اگر عورتیں جائیں تو اس میں ممانعت بھی نہیں لیکن مقصود

بھاگنا نہ ہو ورنہ بے معنی مفروروں کی گھبراہٹ کا قابلِ قبول نہیں۔

حکومت نے ہمارے نقصانات کی تلافی نہ کی!

یہ شبہ مسلمانوں کا اپنی جگہ بالکل صحیح اور یہ اعتراض بالکل درست ہے اسلئے کہ حکومت کسی فرقہ کسی مذہب کسی قوم کی ہو سب سے پہلا فرض اُس کا امن و امان قائم رکھنا ہے اور مجرموں شورش پسندوں کو قرار واقعی سزا دینا تاکہ پھر کسی کی ہمت فساد کی نہ پڑے اور یہاں حکومت ایسی بالکل ناکام ثابت ہوئی جسطرح پنڈت نہرو نے آکر فائرنگ کا حکم دیا اور فسادات ختم ہوگئے شروع ہوگئے کاش حکومت پہلے ہی دن بلوائیوں پر فیر کا حکم دیتی تو نہ مسلمانوں کا اتنا نقصان ہوتا نہ ہندوؤں کی زیادہ جانیں جاتیں۔ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ کی صداقت کا ظہور ہوتا سب لوگ آنکھوں سے دیکھ لیتے کہ کس قدر جلد فسادات ختم ہوگئے اور ہندو مسلمان دونوں کی جانیں ضائع ہونے سے بچ جاتیں لیکن حکومت نے ایسا نہیں کیا۔ بظاہر لوگ اسکو اسلام دشمنی و ہندو دوستی سمجھتے ہیں مگر درحقیقت یہ دونوں کے ساتھ دشمنی اور دونوں کو نقصان عظیم پہنچایا ہوا۔ اگر کسی کا خیال ہو کہ مسلمان ہندوستان میں دس کروڑ ہیں اور ہندو تیس کروڑ ہیں دس کروڑ مسلمان کے ساتھ دس کروڑ ہندو ختم بھی ہو جائیں گے تو باقی بیس کروڑ خالص ہندو ہندوستان کے بسنے والے رہ جائیں گے۔ تو یہ خیال خام ہی نہیں بلکہ جنون ہے۔ جاڑے کی راتیں بڑی ہوا کرتی ہیں لیکن اگر تاریکی یہ سمجھے کہ ہم بڑھتے بڑھتے پورے دن پر حاوی ہو جائیں گے اور دنیا سے دن کا نام و نشان مٹا دیں گے تو یہ ناممکن ہے یا اسی طرح مسلمان یہ خیال کریں کہ ہندوستان میں اگرچہ ہندو تیس کروڑ ہیں لیکن ساری دنیا میں مسلمان ساٹھ کروڑ ہیں ان تیس کروڑ کو ختم کر دینے کے بعد دنیا میں کفر و شرک کا نام باقی نہ رہیگا تو یہ بھی کھلی ہوئی غلطی ہے۔ گرمی کا دن بہت ہی بڑا ہوتا ہے اور شب چھوٹی لیکن دن یہ خیال کرے کہ ہم بڑھتے بڑھتے رات پر غالب آجائینگے پھر دنیا میں دن ہی دن رہیگا تاریکی کا نام باقی نہ رہیگا تو یہ بھی سراسر بھول اور نادانی ہے جب مسلمان ہیکڑے کی

تعداد میں تھے تب تو ختم نہ ہوئے جب ہزار تھے تو ختم کرنے کی ہمت نہ ہوئی جب لاکھ تھے تو ختم کرنا ممکن نہ ہوا اب تو کروڑ کیا کروڑوں کی تعداد میں ہیں کون سرپھرا خیال کر سکتا ہے کہ ان کو ختم کرکے مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دیا جائیگا۔ ع ایں خیال است و محال است و جنوں ۔ اسی طرح اگر کوئی مسلمان مذہب کے جوش میں یہ خیال کرے کہ کفر و شرک کا نام نہ باقی رکھیں گے یہ بھی غلط۔ اسلامی سلطنت میں تو ایسا ہو سکا۔ اب انگریزی عہد میں ایسا ہونا کیونکر ممکن ہے ان کا رہنا بھی ضروری ہے ع دوزخ را بسوزد گر بولہب نباشد ۔ وزارت کا ظالموں کی قرار واقعی سزا سے چشم پوشی نہ صرف مسلمانوں کا نقصان کرنا ہے بلکہ اپنے کو اس عہدہ کیلئے نااہل ثابت کرنا ہے۔ بہار کے حادثۂ فاجعہ و واقعۂ ہائلہ کے بہت بعد ہزارہ میں تھوڑا سا فساد ہوا مگر وہاں کے مسلمان وزیر نے فوراً ہی تعزیری جرمانہ لگا دیا۔ غنڈا اور سردار لوگوں کو ضمانت میں رکھا جسمیں فتنہ جڑ سے ختم ہو جائے۔ کیا ڈاکٹر خاں وزیر سرحد کو اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ محبت نہیں ہے۔ اور ضرور ہے لیکن وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا کی تعمیل ضروری ہے۔ کاش اب بھی وزارت بہار سرحد کی وزارت سے سبق لے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دے تو یہ الزام اس کے سر سے اٹھ جائے۔ اور اس موقع پر کانگریس کے ہائی کمانڈ کا فرض ہے کہ دونوں جگہوں کے وزراء کو ایک قسم کی کارروائی کرنے کی ہدایت کریں۔ اگر ہائی کمانڈ کے نزدیک بہار کی کارروائی حق و انصاف ہے تو ڈاکٹر خاں کو متنبہ کریں کہ تم نے اپنی قوم پر جرمانہ کیا اور سرداروں کو ضمانت میں لیا دیکھو ہمارے بہار کی حکومت کی رحمدلی کہ اس کے ہم مذہب نے مسلمانوں پر اتنا بڑا بے پناہ ظلم کیا مگر وزارت بہار نے کسی مجرم کو سزا نہ دی نہ تعزیری جرمانہ کیا کیونکہ اپنے مذہب والے کا خیال ضروری ہے وہ لوگ احسان فراموش نہیں جانتے ہیں کہ انھیں کے ووٹوں سے اس کرسی پر بیٹھے ہیں اگر سزا دیا پھر کس کے ووٹ سے بیٹھیں گے [illegible] بھی تو وہ لوگ ہرگز نہ دیں گے۔ صرف معاف کرو و بھول جاؤ۔ ہندو مسلمان ایک ہو کا نعرہ بلند کر دیا۔ اخباروں میں چھاپ دیا مسلمانوں کی اشک

شوئی ہو گئی۔ حق و انصاف رخصت ہو گیا۔ تم کو کیا ہوا ہے کہ اپنے ہم مذہب مسلمانوں کو حراست میں لیا اُن پر تعزیری جرمانہ ٹھونک دیا یہ کیسی احسان فراموشی محسن کشی ہے جن کے ووٹوں سے اس کرسی پر بیٹھے اُن کو سزا دی بالکل خلاف انصاف ہے۔ ہندوؤں سے کہو بھول جاؤ معاف کرو ہندو و مسلمان ایک ہو بس معاملہ ختم جرمانہ وغیرہ سب بے معنی باتیں ہیں ان سے احتراز کرو اور اگر ہائی کمانڈ کے نزدیک ڈاکٹر صاحبان کی کارروائی قرین حق و دیانت ہے تو وزارت بہار کو سمجھانا چاہیے کہ کسی کرسی پر بیٹھ جانا ہی کافی نہیں اسکی اہلیت ثابت کرنیکی ضرورت ہے صوبہ سرحد کی وزارت کو دیکھو وہاں بہار کے بعد فساد ہوا جسکو یہاں کے فساد سے کوئی نسبت نہیں لیکن وزارت نے نہ تو قومیت کا خیال کیا نہ مذہب کا بلکہ سرداروں کو اپنی حراست میں لے لیا۔ عام لوگوں پر تعزیری جرمانہ کرکے فتنہ کا سدباب کر دیا اگر تم کو وزارت کرنی ہے تو ان کے نقش قدم پر چلو ورنہ کرسی خالی کرو۔ تمہاری اس غفلت نے نہ صرف کانگریس بلکہ ساری ہندو قوم کو سارے جہان میں بدنام کیا اور حکومت کیلئے نااہل ثابت کر دیا اور انگریزوں کو ایک زمانہ دراز تک ہندوستان کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی دلیل دے دیا۔

وزارت حفظ جان کی ضمانت نہیں کرتی!

بعض بھاگنے والے حضرات عذر لنگ یہ بھی پیش کرتے ہیں کہ یہاں ہم لوگ کیسے رہیں وزارت ہمارے حفظ جان کی ضمانت نہیں کرتی۔ ایسی صورت میں صوبہ بہار میں رہنا کیونکر ممکن ہے دریافت طلب یہ امر ہے کہ جہاں بھاگ کر جا رہے ہیں وہ حکومت آپ کے جان و مال عزت آبرو سب کی ضامن ہوئی ہے کہ آپ لوگ آئیے نہ آپ کی جان جائیگی نہ مال ضائع ہوگا نہ عزت آبرو کا نقصان ہوگا۔ اگر کچھ بھی ہو تو ہم سے لیجیئے گا۔ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے پھر وہاں جانیکی کیا وجہ۔ اے جناب حفظ جان و مال کی ضمانت تو کجا وہ تو آپ کو سرے سے دعوت ہی نہیں دیتی ہے بلاتی ہی نہیں بلکہ اس نے اخباروں میں صاف اعلان کر دیا کہ ہم کسی کو دعوت نہیں دیتے ہیں۔ مستقل سکونت کا انتظام کرتے ہیں البتہ مصیبت زدوں کی امداد

کرتے ہیں۔ بہت معقول بات ہے جن کے اعزہ و اقارب قتل کیے گئے مال و اسباب لوٹے گئے گھر بار جلا دیے گئے ایسے لوگوں کے بنگال جانے پر نہ کوئی اعتراض ہے نہ مخالفت اگرچہ ان لوگوں کو بھی بہار ی کیمپوں میں رہ کر وزارت کے جواب کا انتظار کرنا تھا کہ چودہ اصول جو مسلم لیگ نے پیش کیے ہیں یا ۱۲ مطالبہ جو جمعیت العلماء نے کیے ہیں ان کا کیا جواب دیتی ہے۔ خان عبد الغفار خاں کی سفارشات کا کیا اثر لیتی ہے۔ اس کے بعد مسلم لیگ آخری حکم کیا دیتی ہے۔ اس کے بعد باکث آبادی کی سبیل پر عمل کرتے یا دوسرے صوبوں میں چلے جانے کی رائے قائم کر لیتے تو بہتر تھا۔ یہ جلد بازی تو آپ نہ دیدہ موزہ از پا کشیدہ کا مضمون ہوا لیکن ان کے اعزہ و اقارب اور اموال کے نقصانات کا جو اثر اُن کے دل و جگر پر ہوا اس کی وجہ سے بے سوچے سمجھے کسی اقدام پر مجبور ہوں تو جائے شکایت نہیں۔ تعجب اور شکایت اُن سے ہے جن کا ذرہ بھر نقصان نہیں ہوا دیہات میں تھے تو بڑے دیہات میں جہاں ہنود کی ہمت نہ پڑی یا شہر میں آباد تھے اور رتی برابر بھی اُن کا کچھ نہیں ہوا ہے اور بیدھڑک گھر بار چھوڑ چھاڑ اونے پونے چیزیں فروخت کر کے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ رہے ہیں۔ صوبہ بنگال آپکو دعوت نہیں دیتا ہے سرحد کے دعوت کی بھی مجھے خبر نہیں۔ سندھ سے مولوی عبد القدوس صاحب بہاری کا اعلان کبھی کبھی اخباروں میں نظر آجاتا ہے وہ بھی کس کو بلاتے ہیں کاشتکار و ہل جوتنے والوں کو وہ بھی کب جب تین سال والی اسکیم پل باندھنے کی کامیاب ہو جائے اور کچھ ایکڑ زمینیں قابل زراعت ہو سکیں اس پر بھی آپ زمین کی قیمت ادا کرنے کے قابل ہوں۔ ورنہ وہاں بالو کے ٹیلے ریت پھانکنے کے سوا کیا رکھا ہے کیا وہ صوبہ آپ کے صوبہ بہار کی طرح سرسبز و شاداب ہے۔ کیا وہاں کے کھیت بہاری کھیتوں کی طرح لہلہا رہے ہیں ہرگز نہیں۔ تو اگر آپ نے نقل و حرکت ہی کی ٹھان لی ہے اور فِی الحَرْکَۃِ بَرْکَۃٌ کا مقولہ پیش نظر ہے تو آپکو خود صوبہ کے زمینداران بلا رہے ہیں جنکی اکثریت قوت شوکت صولت ایسی ہے کہ مخالفین نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتے اور خاص کر جب ادھر ادھر سے متفرق لوگ متعدد

بستیوں کے ایک جگہ جمع ہو کر اُن کی قوت اور بڑھا دیں گے پھر کس کی مجال ہے کہ اس طرف ترچھی نگاہ سے بھی دیکھ سکے۔ کیا آپ نے مولوی ابوالبقا صاحب بھاگلپوری کی اسکیم پر غور نہیں کیا گیا۔ آپنے کٹھیار کا اعلان نہیں دیکھا کیا زمینداران اسلام پٹنہ کاکو دھمول پھلجھرا اینچی گھیرا استھانواں دیسنہ وغیرہ کے اعلانات اور پیشکش سے آپ نے عام عصر جدید وغیرہ اخباروں میں نہیں پڑھے۔ پھر کیوں نہیں ان لوگوں کی تجویز پر عمل کرکے خود اپنے صوبہ میں لائیے اپنے ضلع میں رہیے منتشر آبادیوں کو مجتمع کرکے خود قوی ہو جائیے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو قوت پہنچائیے ۔

خداوند عالم خود تمہارا محافظ و نگہبان ہے

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اُس کیلئے کافی ہے اور وہی اس کا نگہبان و محافظ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دیا اس کے اوامر و نواہی سے منہ موڑا اس کے احکام سے غافل ہو گئے خداوند عالم نے بھی آپکو نظر سے گرا دیا اب بھی آپ اپنی حالت درست کیجئے اللہ تعالیٰ آپکو سربلندی و عزت عطا فرمائے گا صرف مسلمان کہلانے سے نہیں ہوتا فی الحقیقۃ مسلمان ہو جائیے دیکھئے ابھی آپکی حالت نہ بدل جائے تو شکایت کیجئے إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ۔ خداوند عالم کسی قوم کو گردش میں نہیں ڈالتا جبتک وہ اپنی حالت نہ بدلے یہ آیہ کریمہ جس طرح بری روش پر تازیانہ عبرت ہے۔ اسی طرح اچھا طریقہ اختیار کرنے پر وعدہ بشارت و خوشخبری ہے اگر تم اپنی حالت برائی سے بھلائی کی طرف بدلوگے تو خداوند عالم بھی تمہاری حالت بدل دیگا۔ ذلت کے بدلے عزت، غربت کے بدلے ثروت، فقر کے بدلے دولت، مصیبت کے بدلے عافیت، کلفت کے بدلے راحت، نکبت کے بدلے شوکت عطا فرمائیگا۔ اس میں شک نہیں کہ صوبہ بہار کا یہ واقعہ فاجعہ و حادثہ ہائلہ اپنے رنگ کا نے

قسم کا واقعہ ہے جسمیں بے قصور بے خطا مسلمانوں پر ہزار ہا ہزار فسادی بلوائی ٹوٹ پڑے اور بلا امتیاز بوڑھے جوان مرد عورت لڑکے بچے دودھ پیتے حمل جنین سب کو تہ تیغ کرنا شروع کر دیا اور یہ واقعہ طوائف الملوکی کے زمانہ میں نہیں ہوا بلکہ ایسے تعلیم یافتہ لوگوں کے عہد وزارت میں جو اپنے کو انگریزوں سے زیادہ حکومت کا اہل سمجھکر انگریزوں کو "گو بیک" کہنے کے لیے تیار رہا اور کیا یہ کہ ایک بلوہ بھی فرو نہ کر سکے۔ ان کی ملیٹری بھی منہ دیکھتی رہی یا نگرانی کرکے بلوائیوں کے شامل ہو گئی جب انگریزی فوج آئی فوراً بلوہ فرو کر دیا۔ بلوائیوں کو جہاں سے آئے تھے اسی جگہ واپس کر دیا۔ ان علاقوں میں اُن کا نام و نشان بھی باقی نہ رکھا۔ ان سب حالتوں پر بھی علی اختلاف الروایات دس ہزار بیس ہزار تیس ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ بھول چوک کا کچھ اور بڑھا چالیس ہزار سمجھ لیجیے اسکے ساتھ حجاج بن یوسف کا زمانہ یاد کیجئے جس نے ستر ہزار انسانوں کو قتل کیا تھا یہاں تک کہ لوگ تنگ آ گئے تو کسی نے ایک پرزہ کاغذ اس کے تکیہ کے نیچے رکھ دیا جس میں لکھا تھا اگر تم بادشاہ ہو تو بادشاہ کو رعیت درکار ہے۔ اگر تم نبی ہو تو نبی کو امت درکار ہے اور اگر تم خدا ہو تو خدا کو بندہ چاہیے۔ یہ کیا بات ہے کہ اس طرح قتل عام مچا رکھا ہے۔ گویا کسی کو بھی باقی نہ رکھیں گے۔ اس نے سمجھا کہ یہ قوم کی آواز ہے۔ وہ جواب چاہتی ہے مگر کسی کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ یہ سوال کر کے جواب لے۔ اس نے جواب لکھکر تکیہ کے نیچے رکھ دیا میں معاذ اللہ خدا نہیں کہ مجھے بندہ چاہیے نہ رسول ہوں کہ امت درکار ہو نہ بادشاہ ہوں کہ رعیت کی حاجت ہو بلکہ میں قہر خدا ہوں تم پر تمہاری بداعمالیوں کی وجہ سے نازل ہوا ہوں۔ تم چاہتے ہو کہ میں ٹھیک ہو جاؤں تم اپنے کو ٹھیک کر لو تم بالکل درست ہو جاؤ اللہ تعالیٰ میرے دل میں نرمی اور تم لوگوں کی محبت ڈالے گا کہ ہر شخص کے ساتھ اس کے باپ سے بڑھکر شفقت و محبت کا برتاؤ کروں گا اور اگر تم نے اپنی حالت نہ سنبھالی۔ تو یاد رکھو کہ میرے بعد ایسا شخص تم پر

مقرر ہوگا کہ میرے ظلموں کو اسکے سامنے بھول جاؤگے حدیث شریف میں ہے۔ اَعْمَالُکُمْ عُمَّالُکُمْ تمہارے اعمال کے بموجب تمپر عمال مقرر ہونگے۔ کَمَا تَکُوْنُوْا یُوَلّٰی عَلَیْکُمْ جیسے تم ہوگے ویسا ہی تم پر والی مقرر ہوگا۔ ہم لوگ حکومت کے افعال کی نگرانی کرتے ہیں اپنے اعمال کو بھولے ہوئے ہیں۔ مسلمان ہوکر کوئی بات اسلام کی کرتے ہیں نہ اعتقاد درست نہ اعمال صحیح نہ اخلاق ٹھیک اور فوائد و ثمرات و برکات مسلمین کے خواہاں۔

مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

جو شخص اللہ کا ہو رہا اللہ تعالیٰ اُس کا ہوگا اور جب خداوند عالم اسکا ہوگیا تو اب اُسے نہ کسی کا خوف و خطر ہوگا نہ کسی سے اندیشہ۔ خداوند عالم خود اس کا کفیل وکارساز ہوگا۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کے یہی معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہے اور ہمارا کارساز ہے اَللّٰہُ حَفِیْظٌ عَلَیْھِمْ۔ خداوند عالم ایسے لوگوں کا خود محافظ ہے ظاہری طور پر بھی فرشتوں کو ان کی حفاظت کیلئے بھیجیگا وَیُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَۃً اور اس کا تجربہ اس قسم کے واقعات میں اکثر ہوتا ہے چنانچہ اس ہنگامہ اور بلوا میں بھی اکثر جگہ ہوا اس سے بڑھکر کون ضامن چاہئے۔ علاوہ بریں حکومت سلطنت کی ضمانت کا کوئی مسئلہ کہاں ہمارے بزرگوں متقدمین کا یہی طریقہ رہا۔ کہ جبتک حکومت وقت ضمانت نہ کرے وہاں بود و باش نہ کریں اُس سرزمین پر قدم نہ دھریں۔ زمانہ گذر گیا مگر تاریخ ان اگلوں کے کارناموں کی شاہد ہے۔ کیا محمد بن قاسم جب ہندوستان تشریف لائے تھے تو راجہ داہر سے ضمانت لی تھی کہ اگر آپ ضمانت کریں تو ہم یہاں اُترتے ہیں آپ جہاد کرتے ہیں آپکو قتل کرتے آپکے مال و دولت پر قبضہ کرتے ہیں۔ اور اگر ضمانت نہیں کرتے تو سیدھے نکال بھاگ جاتے ہیں۔ جب اُس راجہ نے ضمانت کی تب آئے جہاد کیا علم اسلام بلند کیا راجہ داہر کو قتل کرکے اس کے اموال و املاک پر قبضہ کیا ورنہ وہ نکال چلے جاتے۔ اور کچھ قریب آئے حضرت خواجہ بزرگ جب اجمیر تشریف لائے تو کیا انہو

نے رائے پتھورا سے ضمانت لے لیا تھا کہ اگر آپ ضمانت کریں تب تو ہم اس جگہ نزول اجلال
کرتے ہیں اور اپنی کرامات دکھاتے ہیں کفار کو مسلمان کرتے ہیں۔ آپکو زندہ پکڑ کر مسلمانوں کے
قبضہ میں دیتے ہیں ورنہ ہم سیدھے بنگال بھاگ جاتے ہیں۔ جب راجہ نے ضمانت لی
اس وقت خواجہ غریب نواز نے اپنا قدم مبارک اجمیر شریف میں جمایا۔ کراماتیں دکھائیں
لوگوں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا اور "پتھورا را زندہ گرفتہ در قبضہ مسلمانان بدادیم"
فرمایا اور اگر وہ ضمانت نہ کرتا تو بنگال تشریف لیجاتے۔ اور قریب آئیے حضرت مولانا تاج
فقیہ حضرت مخدوم الملک کے جد امجد جب منیر تشریف لائے تو کیا پہلے راجہ منیر سے ضمانت
طلب کیا تھا کہ راجہ صاحب آپ ضمانت کریں تب تو ہم منیر آتے ہیں آپ سے جہاد کرتے
ہیں آپکو قتل کر کے آپکی املاک و ریاست پر قبضہ کرتے اور اس دار الکفر کو دار الاسلام بناتے
ہیں ہو اگر ضمانت نہیں کرتے تو سیدھے بنگال بھاگ جاتے ہیں۔ راجہ نے کہا کہ میں
ضمانت کرتا ہوں آپ بشوق آئیے جہاد کیجیے علم اسلام بلند کیجیے ہمیں قتل کر کے منیر کو منیر
شریف بنائیے اپنا اور اپنے اولاد کا مسکن قرار دیجیے تب انھوں نے قدم رکھا ورنہ
بنگال چلے جاتے۔ میرے بھائیو یہ کہاں کا شاخسانہ نکالا ہے جب سے آنے والوں نے حکومت
سے ضمانت طلب نہ کی نہ انکی خواہش ظاہر کی آپ تو یہاں کے قدیم باشندے بلکہ حکمرانوں
کی اولاد اور انکی یادگار ہیں جنھوں نے سینکڑوں برس یہاں حکومت یا زمینداری کی آپ
کیوں ایسی بزدلی اختیار کرتے اور اپنا آبائی وطن چھوڑ کر بے وطن ہو رہے ہیں۔

أَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝

تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔ دیکھیے خداوند عالم کیسی تسلی و تشفی فرما رہا ہے
کہ تم پکے سچے مسلمان ہو پھر غلبہ تمہارے ہی لئے ہے۔ تم کو چاہیے کہ خداوند عالم کی بارگاہ
میں رجوع کرو اپنے خطاؤں گناہوں پر نادم ہو کر سچے دل سے توبہ کرو اور آئندہ شریعت پر
چلنے کا وعدہ کر لو۔ قرآنی تعلیم کے مطابق اپنے کو آراستہ کر لو یقیناً تم ہی غالب رہو گے۔

بھی ہوگا اور [illegible] کر سکیگا۔ بہت سے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہنود کا مقابلہ تو آسانی سے
کر سکتے ہیں مگر حکومت اُن کے ساتھ ہے اُس کا مقابلہ کیسے کیا جائے یہ دن دھاڑے
آفتاب کا انکار کیا۔ آپ نے دیکھا کہ آج جو لوگ کرسیوں کی زینت بنے ہوئے ہیں یہ کون
ہیں۔ یہ انگریزوں کے ہاتھوں اس سے زیادہ بے دست و پا تھے جیسے آج آپ لوگوں کے
اعتبار سے ہیں۔ آخر انہوں نے حکومت ہی سے مطالبہ کر کے کرسیاں لیں یا ابھی اور
محمد بن قاسم محمود غزنوی کی ہمت کی ضرورت نہیں اگر آپ انہیں جیسی ہمت سے کام
لیں تو آپ وزارت کو مجبور کر سکیں گے۔ ایک ایک مطالبہ آپکا منظور کرے قاتلین
کو سولی پر چڑھائے۔ مجرموں کو بھی سزا دے۔ بلوائیوں سے جرمانہ بھی وصول کرے
زائد پولیس بھی رکھے۔ تمہاری حفاظت کا تمہاری خواہش کے مطابق پورا سامان کرے
لیکن اگر آپ اسی طرح بھاگ بھگوڑ میں رہیں گے تو یقین جانئے کہ سب مقدمات بغیر
پیروی کے خراب ہو جائیں گے آپ کو ہر جگہ جو کچھ ملیگا ہر طرح نقصان ہی نقصان
ہوگا۔ خذوا حذرکم واعدوا لهم ما استطعتم

قرآن شریف آپ کے ہاتھوں میں ایسی متبرک کتاب ہے جس میں آپ کے دینی و دنیاوی تمام
ضروریات کا سامان بتا دیا گیا ہے ان دونوں آیتوں کو پیش نظر رکھیے آپ غفلت
میں نہ رہئے اپنے بچاؤ کا سامان اختیار کیجئے۔ دفاع کیلئے جو کچھ ہو سکے سامان مہیا کیجئے
بندوق کیلئے لائسنس کی ضرورت ہے نہ ہر شخص کو مل سکتا ہو نہ لائسنس ملنے پر بھی
ہر شخص بندوق خرید سکتا ہے۔ بیکٹرے دس بندوقوں کا مطالبہ بھی میرے خیال میں
بہت زیادہ ہے۔ ۴۰ لاکھ مسلمان صوبہ بہار میں آباد ہیں تو چار لاکھ اسی ہزار
بندوقیں ہوئیں اوسط قیمت آجکل پانچسو۔ تو کیا صوبہ بہار کے مسلمان ۲۴
کروڑ روپئے بندوق کی خریداری پر صرف کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ مگر ہاں جس جس
کو لائسنس مل سکے اور بندوق خرید سکے۔ وہ لوگ ہرگز ہرگز اس سے غفلت نہ کریں

اس کے علاوہ جن اسلحہ پر لائیسنس نہیں اُس کے رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ وہ بھی
دفاع کی نیت سے اپنی حفاظت کی قصد سے اس میں سستی کیوں ہے۔ پھر یہ خیال کیجئے
کہ ہندو کے چار ہاتھ پاؤں نہیں، آپ ہی کی طرح اُن کی بھی دو ہی ہاتھ دو ہی پاؤں ہیں پھر
جہاں جہاں مقابلہ ہوا آپ ہی ڈر رہے اُن کی جماعت بھر کو بھاگنا پڑا۔ پروفیسر عبدالباری
صاحب کانگریسی ہونیکے باوجود ان کو چیلنج دیا تھا کہ اگر جوانمردی کا گمان ہے تو دس ہزار
بیس ہزار جوان تم منتخب کرو اتنے ہی تعداد میں مسلمان جوان بھی ہوں اور پانی پت یا اور
کسی میدان میں مقابلہ کرکے دیکھو قوت آزمائی کرلو۔" اسوقت کسی کی ہمت اس چیلنج کو قبول
کرنیکی نہ ہوئی اور اگر جرات کرتے تو اس تخیل کی غلطی معلوم ہوجاتی جو بعض عوام یا لیڈر سمجھتے
ہیں کہ دس کروڑ مسلمان کے ساتھ دس کروڑ ہندو کٹ جائیں گے جب بھی ہم بیس کروڑ
رہ جائیں گے۔ اور مسلمانوں کا نام و نشان بھی نہ رہیگا۔ اس وقت پتا چل جاتا اور ہزار
افسوس کہنا پڑتا۔ ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ پھر لگے پچھلے تاریخی شواہد اور
حال کے مشاہدہ ہونے پر بھی آپ خوف و ہراس سے بھاگے جاتے ہیں۔ اور اپنے اسلاف
کے کارناموں پر پانی پھیر رہے ہیں۔ اپنے اور اپنی قوم کو ہمیشہ کیلئے ذلیل و خوار کررہے ہیں
بہار کے مسلمان جنھیں آپ اقلیت میں چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں ان کو اقلیت در اقلیت
میں مبتلا کررہے ہیں۔ اس وقت آپ کے خیال کے مطابق اگر دشمنوں کیلئے دال بھات
ہیں تو اور کم ہوجانے پر تو چٹنی ہو کر رہ جائیں گے اور اس کا سارا وبال آپ جیسے بزدل پست
ہمت بھاگنے والوں پر ہوگا۔ کیا آپ کی غیرت اسکی متقاضی ہے کہ آپ کے باپ دادا
نے تو دارالکفر میں آکر اسلام کا چراغ روشن کرکے خداوند قدوس کے یہاں سرخروئی حاصل
کی تھی آپ اپنے اس فعل سے دارالاسلام سے اسلام کا چراغ بجھا کر اس کو دارالکفر بنا کر
خدا کے یہاں کالا منہ لیکر جائیے۔ کیا آپکی غیرت اسکی اجازت دیتی ہے کہ وہ مساجد جہاں
آپ اور آپ کے آباؤ اجداد پنجوقتی نماز، دوہ تراویح تہجد میں اپنی پیشانیاں گھسا کرتے تھے

آپ ان کو ویران کر کے کافروں کے جوتوں کی ٹھوکر سے پامال کرنے کو چھوڑ جائیں کیا آپکی غیرت اسکی اجازت دیتی ہے کہ بزرگوں کی وہ قبور متبرکہ جن پر آپ صندل اور چادر چڑھا کر اپنی سعادت اور قلب و ایمان کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں آپ بھاگ کر ان کو کفار و مشرکین کی پامالی اور تذلیل کیلئے چھوڑ جائیں کہ ان کے جانور اپنے پیشاب اور گوبر سے انھیں ناپاک کریں۔

مسلمانوں کو خوشخبری

میرے پیارے بھائیو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا سختی کے ساتھ ایک آسانی ہے۔ پھر اسی سختی کے ساتھ ایک اور آسانی ہے یعنی ایک مصیبت پر دو گنی مسرت ہوتی ہے۔ کسی شاعر نے اسکو بہت اچھی طرح سمجھایا ہے:

إِذَا اشْتَدَّتْ بِكَ الْبَلْوَى فَفَكِّرْ فِي أَلَمْ نَشْرَحْ ؛ فَعُسْرٌ بَيْنَ يُسْرَيْنِ إِذَا فَكَّرْتَهُ فَافْرَحْ

جب تیرے ساتھ آزمائش اور مصیبت سخت ہو تو (گھبرانے کے عوض) سورہ الم نشرح میں غور و فکر کرو اس سورت میں ایک سختی دو آسانیوں کے درمیان ہے۔ جب تم اس پر غور و فکر کرو گے تو فرحت و مسرت ہوگی اس میں شک نہیں کہ اواخر اکتوبر و اوائل نومبر ہمارے بھائیوں کیلئے بہت ہی مصیبت کے دن تھے ان کے لئے واقعہ کربلا کا نمونہ تھا مگر اس سخت غم میں پورے ہندوستان کی مسلم آبادیوں نے جس ہمدردی اور غمخواری کا ثبوت دیا اور بنگال پنجاب سرحد سندھ وغیرہ تمام صوبوں کے بڑے بڑے لیڈروں کا یہاں آنا مصیبت زدوں سے ہمدردی کا ثبوت دینا ان کی ویران شدہ بستیوں کو جا کر دیکھنا اور خونیں منظر کا نقشہ خود اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کرنا پھر صوبہ کے وزراء بلکہ مرکزی حکومت کے اراکین و ممبران سے شدید حالات بیان کرنا حتی کہ خود وائسرائے بہادر کو بچشم خود دیکھنے کیلئے لانا یہ سب آپکے زخم دل کیلئے بہترین مرہم کافور ہے۔ آپ خیال کر سکتے ہیں کہ ان واقعات کا اثر ایک جاہل گندہ ناتراش پر کیسا پڑتا ہے یقیناً ہنود کی بربریت و وحشت انسان نما درندوں کی بہیمیت و سبعیت کا نقشہ اس کے آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے

پھر لکھے پڑھے تعلیم یافتہ قانون دان سیاست سے واقفیت وزرا پر کچھ اثر نہ ہوا ہو عقل سلیم اسے باور نہیں کر سکتی پھر اس طرف خان عبدالغفار خان کا آنا ۱۳ جنوری سے ۲۴ جنوری تک ۱۱ روز مسلسل برباد شدہ جگہوں کو خود جا کر دیکھنا جمعیۃ العلماء کے وفد کا آنا اور تباہ شدہ علاقوں میں دورہ کرنا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ یہ سب باتیں بالکل بے اثر بے کار بے فائدہ ہیں ہرگز نہیں پھر دہلی میں بہار کے فسادات پر کانگریس کمیٹی کا سوچ بچار یہ محض لغو اور بے معنی باتیں ہیں ہرگز نہیں بلکہ یقیناً ان تمام باتوں کا نتیجہ مسلمانان بہار کے حق میں اچھا ہی ہوگا مگر ان ثمرات و برکات سے آپ اسی وقت متمتع ہو سکتے ہیں جب آپ اپنے کو بہاری بنائے رکھیں بہار کو اپنا وطن سمجھ کر اسکو آباد کریں ورنہ اگر آپ نے اپنے گھروں کی۔ محلّات و املاک کی۔ مساجد و خانقاہ کی۔ مقابر و آثار کی پرواہ نہ کی اور خود اپنے ہوتے ساتھ پامالی و ویرانی کیلئے پیش کیا تو بہار کی تاریخ لکھنے والوں کیلئے یہ فیصلہ سخت مشکل ہوگا کہ بہار کی تباہی و بربادی اور مسلم کشی میں ہندوؤں کا ہاتھ زیادہ رہا یا آپ جیسے بھاگنے والے بزدل مسلمانوں کا۔ اللہ تعالیٰ کلام پاک سورہ نساء میں فرماتا ہے۔ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ۔ یعنی اور اگر ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ تو تھوڑے ہی ایسا کرتے۔ امام فخرالدین رازی تفسیر کبیر جلد ششم میں اخراج عن الدیار کو تحریر فرماتے ہیں:۔ هذا مما يشق على الانسان حتى النهاية ولذلك جعله الله تعالى مساويا للقتل في قوله ان اقتلوا انفسكم او اخرجوا من دياركم یعنی گھر سے بے گھر وطن سے بے وطن کیا جانا انسان پر بہت شاق اور ناقابل برداشت کام ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسکو قتل کے مساوی قرار دیا اور دونوں باتوں کو برابر کر کے فرمایا کہ ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنی جان کو قتل کر دو یا گھر سے باہر نکل جاؤ تو خالص مسلمان مخلص لوگ کچھ تو ان دو باتوں میں سے ایک کام صوبہ بہار میں دشمنوں نے کیا جسکی سفاکی بربریت درندگی

کا ڈھول نہ صرف ہندوستان بلکہ غیر ممالک یورپ امریکہ افریقہ مصر شام ترک عرب وغیرہ
اطراف عالم میں پٹ گیا۔ اور جن کو اپنے پرائے سب نفرت وحقارت کی نگاہ سے دیکھتے
ہیں جن کو مسلمانوں کی جان کی قدر نہیں وہ بھی سمجھتے ہیں کہ اس سے ہندوؤں کی آزادی
سے نااہلیت ثابت ہو گئی اور اس نے سو برس کیلئے ہندوستان کو اور غلامی میں جکڑ دیا۔
لیکن دوسری چیز جو اس کے مساوی ہے اور نہ صرف میرے نزدیک بلکہ تمام علماء کرام
کے نزدیک رسول اللہ کے نزدیک خداوند عالم کے نزدیک خود اپنے ہاتھوں ہم اپنی آپ وہ سزا
کر رہے ہیں کہ گھر بار سب چھوڑ چھاڑ بنگال یا سندھ بھاگے جا رہے ہیں یا ہمارے نامہربان
مہربان بننے والے ہم کو بھگا رہے ہیں۔ ان دونوں میں زیادہ ظلم وستم کس کا ہے اس کا فیصلہ
بہت مشکل ہے البتہ اس جگہ ایک تاریخی واقعہ مجھے یاد آگیا اس سے اس فیصلہ میں شائد
آسانی ہو۔ کسی شہر میں ایک شخص ایسا تھا جس کو تین شخصوں سے سو اور مخالفت تھی اور
یہ اس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ روزانہ رات کے وقت جب سب لوگ تہجد کی نماز پڑھنے
کو اٹھتے تھے۔ اس وقت یہ شخص مسجد میں ان لوگوں کو نام بنام گالیاں دیا کرتا تھا۔ اتفاق
وقت کہ ان تینوں کو خبر ہو گئی وہ سویرے ہی سے اس مسجد میں آکر چھپ رہے۔ جب تہجد
کا وقت ہوا اور اس نے اپنے روزمرہ کا وظیفہ شروع کیا اور ایک کا نام لیکر گالیاں دینی
شروع کی تو اس نام والے نے جوتا سنبھالا اور چار دس بیس لگانا شروع کیا جب برداشت
سے باہر ہوا تب بولا آپ کو نہیں میں فلاں شخص کو دیتا ہوں چنانچہ دوسرے کا نام لیکر گالیاں دینے
لگا دوسرے ذرا اور کٹر تھے انہوں نے چالیس پچاس کس کر لگائے تو ہوش ٹھکانے ہوئے
کہا میں معافی چاہتا ہوں آپکو نہیں میں فلاں شخص کو گالیاں دیتا ہوں اور تیسرے صاحب
کو صلواتیں سنانی شروع کیں۔ یہ سنکر وہ پل پڑے اور انہوں نے اپنے حصے کے مطابق
بے گنے لگانا شروع کیا تو تنگ آکر چلایا ارشاد الٰہی ہے مولائے کائنات کی دشمن آگئے ہیں
مدد کیجئے مولائے کائنات کی بزرگی کا کون منکر ہو سکتا ہے فوراً تشریف لے آئے اور پوری

داستان سن کر فرمایا نالائق میرے سامنے میرے دوستوں کو برا کہہ رہا ہے میرے مخلصوں
کو گالیاں دے رہا ہے یہ کہا اور جڑ سے ناک کاٹ لی اور تشریف لے گئے صبح کے وقت
لوگ عیادت کو آئے تو تینوں دشمنوں کے زدوکوب کے واقعات سن کر بولے واقعی تم بڑے
بیہودہ ہو نالائق ہو دشمنوں کے ہاتھوں پٹتے رہے اور مولائے کائنات کو مدد کیلئے نہ بلایا
تب وہ جھلا گیا کٹی ہوئی ناک ان لوگوں کے سامنے رکھ کر بولا اور یہ ناک کس نے کاٹی ناک
تو مولائے کائنات ہی نے کاٹی دشمن تو جوتے ہی مار کر چلے گئے ہمیشہ ہمیشہ کو داغی تو مولائے
کائنات نے کر دیا۔ ہماری داستان مصیبت بھی اس بچارے سے کچھ کم نہیں۔ ہنود کا کام تو
جذباتی اور وقتی تھا اس کا غم اور صدمہ ضرور ہے جن جن مسلمانوں کو جام شہادت پینا تھا حیاتِ
ابدی حاصل کی۔ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۔ لیکن ان دشمنوں سے
زیادہ مضر ہمارے لئے تو یہ ہمارے مخلص ثابت ہوئے جنہوں نے ہمیں گھر سے بے گھر کیا محتاجی
کا مارا کہلایا محتاجی کا کپڑا پہنایا مصیبت زدوں کی صف میں ہمیں بھی لیجا کر کھڑا کر دیا۔ اپنے
صوبہ میں رہتے تو جس حکومت نے ہمارے بچانے میں کوتاہی کی تھی اسی کے سر پڑتے بنگال پنجاب
تو مسلم حکومت کا کروڑوں روپیہ ہم لوگوں پر خرچ کرایا اور اس صوبہ کی وزارت کو اس
بوجھ سے سبکدوش کیا۔ خیر بہرکیف ان کی نیت اچھی ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے

خلاصۃ الکلام و مسک الختام

یہ ہے کہ جو لوگ ان بستیوں کے رہنے والے ہیں جہاں فسادات ہوئے ان
کے اعزہ شہید کئے گئے ان کی چیزیں لوٹی گئیں ان کے مکانات جلائے گئے وہ پریشان
حال ہیں ایسے لوگوں کا ان جگہوں سے ہٹ جانا بالکل عقل سلیم کے مطابق ہے اس
لئے زیادہ بہتر تو یہی ہے کہ وہ صوبہ بہار کی پناہ گاہوں میں اقامت گزیں ہوں اور حسب
وزارت ان کا تشفی بخش انتظام اور تلافی مافات ہو کرے ان کی خواہش کے مطابق

بڑی بستیوں میں پاکٹ آبادی قائم کرکے اُن کے لیے مکانات نہ بنوا سکے اُن کی حفاظت
کیلئے کافی اعتمادی پولیس رکھے وہ لوگ وزارت بہار کے نظم ونسق میں اپنی ضروریات زندگی
پوری کریں۔ مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ کیمپ یا دیگھا یا پھلواری کیمپ میں رہیں اور اگر
دوسرے لوگ بھی ہاتھ بٹائیں تو بہتر۔ یتیم بچے پٹنہ کے یتیم خانہ میں داخل ہوں یا بریلی مرادآباد
میرٹھ کانپور کلکتہ یتیم خانوں میں جہاں کے مہتممین ان لوگوں کو بلا رہے ہیں وہاں جاکر
تعلیم حاصل کریں اوقات ضائع نہ کریں بیواؤں کیلئے بھی ہمدرد مسلمانوں نے مختلف
قسم کے سامان کئے ہیں پٹنہ وغیرہ اپنے صوبہ میں اگر اُن کے انتظامات نہ ہو سکیں تو مجبوراً
صوبہ بہار کے باہر جا سکتی ہیں دوسرے صوبہ میں بھی مسلمان اُن کی خدمت کیلئے تیار ہیں ایسے
ہی لوگوں کیلئے رفیوجی کیمپ ایسے ہی لوگوں کی مدد کیلئے مسلمانوں نے ہر جگہ سے روپیے
پیسے کپڑے کمبل وغیرہ بھیجے ہیں اور بھیج رہے ہیں ان چیزوں سے ان مصیبت زدہ
مردوں عورتوں بچوں کو نفع اٹھانا اور اپنے صحیح مصرف میں لانا جائز اور بالکل درست
ہے اور ہمدردی دینے والوں کی نیت کے مطابق اور قواعد شرعیہ کے موافق ہے۔ رہے وہ لوگ
جو ایسی جگہ میں تھے جہاں مسلمانوں کی اکثریت یا اُن کی قوت و شوکت یا اسلحہ و ہمت یا
انتظام حکومت کی وجہ سے بالکل امن و امان میں رہے نہ اُن کا جانی نقصان ہوا نہ مالی
نہ کسی اندیشہ و خطرہ میں ہیں محض بزدلی برت کر ہمت ہار کر دل سے دہشت انگیز افسانہ
گڑھ کر یا کسی بے وزن بے قدر شخص کے بہکاوے کر ہیبت زدہ ہوکر شہری آبادی یا محفوظ
سکونت کو چھوڑ کر بنگال یا سندھ کی راہ اختیار کر رہے ہیں۔ اُن کا یہ عمل عقل و شرع و مصلحت
مسلمانوں کی شان و عزت سب کے خلاف ہے وہ نہ صرف اپنے ہی کو پریشانی میں ڈالتے ہیں
بلکہ اچھا خاصا صوبہ بھر کے مسلمان بھائیوں کو مصیبت اور اسلام و دنیا کو ذلت میں
مبتلا کرنا کفار و مشرکین کو اپنے انہدام ارادے میں مدد دینا ہے شرعی نقطۂ نگاہ سے بھی
مصیبت زدہ لوگوں کیلئے جو چیزیں آرہی ہیں رکھیں اور جو چیزیں بھیجی ہیں اس میں ناجائز

طور پر حصہ دار بننا اُن کے نئے آئے ہوئے مال کو غصب کر کے کھانا یا حکومت بنگال کو خواہ مخواہ زیر بار کرنا ہے۔ آپکو معلوم ہے کہ اس میں غریبوں نے چندہ دیا ہے بیواؤں نے امداد دی ہے۔ یتیم بچوں نے اپنا پیٹ کاٹ کر ایک وقت بھوکے رہکر ناشتہ چھوڑ کر گوشت ترکاری مزیدار کھانوں سے منہ موڑ کر صرف دال بھات پر اکتفا کر کے رقمیں بھیجی ہیں آپ خود انصاف کریں کہ کیا ایسے لوگ جن کا ذرہ برابر بھی نقصان نہیں ہوا ہے ان کو ایسی رقموں اور چیزوں کو اپنے صرف میں لانا اور ان سے نفع اٹھانا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کے قلوب میں طمانیت و سکون عطا فرمائے۔ اور خوف و ہراس دلوں سے دور کرے۔

اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاخْذُلِ الْکَفَرَۃَ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَشَتِّتْ شَمْلَھُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَھُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَخُذْھُمْ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ۔ آمین ثم آمین

فقیر ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ
۲ ربیع الاول شریف سنہ ۱۳۶۶ھ

جامع الرضوی

معروف بہ ۱۳۴۵ھ

صحیح البہاری

صحاح ستہ شافعی المذہب محدثین کی تصنیف ہونے کی سبب جس طرح اُس مذہب کی احادیث کو جامع وحاوی ہے۔ اگر آپ سنی حنفی ہیں تو آپ کی دلی تمنا ہوگی کہ آپ کے ہاتھ میں کوئی ایسی کتاب بھی ہو جس میں حنفی مذہب کی سب حدیثیں نہایت عمدہ ترتیب وتہذیب کے ساتھ یکجا موجود ہوں۔ اگر آپ کی ایسی آرزو ہے اور یقیناً ہونی چاہیے اور ضرور ہوگی۔ تو پہلی فرصت میں ایک پوسٹ کارڈ مفصلہ ذیل پتہ پر لکھ کر مذکورۃ الصدر کتاب طلب کیجیے۔ قیمت ہر حصہ فقط دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ) حصہ اول کتاب الطہارۃ۔ حصہ دوم سوم چہارم کتاب الصلاۃ کاغذ چکنا سفید ۲۴ پونڈ تقطیع ۲۲×۲۹ جیبی قیمت مجلد ... کتاب طلب کرنے والے کو محصولڈاک معاف۔

۱۳۴۲ - اعلام الاعلام باحوال العرب قبل الاسلام	۱۳۴۸ - تسہیل الوصول الی علم الاصول
۱۳۴۳ - نہایۃ المنتہی شرح ہدایۃ المبتدی۔	۱۳۴۹ - نافع البشر فی فتاوی ظفر۔
۱۳۴۴ - الافادات الرضویہ۔	۱۳۵۴ - نصرۃ الاصحاب باقسام ایصال الثواب۔
۱۳۴۵ - زواج الایامی۔	۱۳۴۶ - [illegible] بہار
۱۳۴۶ - عجیب مکالمہ۔	

محمد مختار الدین احمد آرزو رضوی ظفر منزل محلہ تاجپورہ ... پٹنہ

Date	No.	Date	No.